|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 1444111800135

محترم مفتی صاحب!السلام و علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اس درج ذیل مسئلہ میں رہنمائی درکار ہے۔

1. میرے بہنوئی کا پانچ سال قبل انتقال ہوا ،انتقال کے وقت ان کے والدین وفات پاچکے تھے وارثین میں ایک بیوہ،دو بیٹےاور ایک بیٹی ہے ،اولاد سب بالغ ہے بہنوئی نے ترکے میں ایک مکان 255 گز کا چھوڑا ہے اب یہ وارثین میں کس حساب سے تقسیم ہوگا؟نیزکیا وراثت کی تقسیم میں تاخیر کرناشرعا درست ہے؟
2. دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ مکان کا ایک حصہ کرائے پر دیا ہوا ہے او ایک حصہ بیٹی(جو شادی شدہ ہے) کے استعمال میں ہے کرائے دار ہر ماہ (25000) کرایہ دیتے ہیں ،جبکہ بیٹی (15000) پندرہ ہزار دیتی ہے اب یہ کرائے کی آمدنی وارثین میں کس طرح تقسیم ہوگی ۔
3. تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ اس مکان میں بیٹی جو کرائے دار کی حیثیت سے رہتی ہے اس کے لیے ایک بھائی جو شادی شدہ ہے یہ چاہتا ہے کہ وہ اس مکان میں نہ رہے اور مکان کا حصہ خالی کرکے کہیں اور رہے ،معلوم یہ کرنا ہے کہ بھائی کا بہن کو اس مکان سے نکالنے کا اختیار شرعا جائزہے؟

مستفتی:شہزاد صدیقی

03333994099

**الجواب حامدا ومصلیا**

واضح رہے کہ موروثی جگہ میں اگر کوئی وارث تقسیم کا مطالبہ کرے تو تمام بالغ ورثاء پر اس کی تقسیم لازم ہوجاتی ہے تاکہ صاحبِ حق کو اس کا حق دیا جائے۔تقسیم کے مطالبے کے بعد قصداً تقسیم نہ کرنا یا تقسیم میں رکاوٹ بننا گناہ ہے۔قرآن و حدیث میں ، صاحبِ حق کو حق نہ دینے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں  ۔

قرآن  کریم میں ورثاء کے حصے بیان کرنے کے بعد فرمایا:

(وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ )(نساء: 14)

ترجمہ:  اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نکل جاوے اس کی حدوں سے ڈالے گا اس کو آگ میں ہمیشہ رہےگا اس میں اور اس کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ (ترجمہ از تفسیرِ عثمانی)

صحیح بخاری میں ہے :

 "حدثنا مسلم بن إبراهيم، حدثنا عبد الله بن المبارك، حدثنا موسى بن عقبة، عن سالم، عن أبيه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: «من أخذ من الأرض شيئًا بغير حقه خسف به يوم القيامة إلى سبع أرضين۔

(ج1،ص332كتاب المظالم والغصب،باب إثم من ظلم شيئا من الأرض،ط قدیمی،کراچی)

ترجمہ : مسلم بن ابراہیم، عبداللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم اپنے والد ( عبداللہ بن عمر) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی زمین پر ناحق قبضہ کر لیا تو اسے قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔

مشکاۃ المصابیح میں ہے :

 "و عن أنس قال :قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: " من قطع ميراث وارثه قطع الله ميراثه من الجنة يوم القيامة"

(ج1،ص462،كتاب الفرائض والوصايا،باب الوصايا،الفصل الثالث،ط بشریٰ،کراچی)

ترجمہ: حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی جنت کی میراث کاٹ لے گا ۔

1۔صورت مسئولہ میں مرحوم نے جو کچھ نقدی ،زیور ،جائیداد،چھوٹا،بڑا سامان چھوڑاہو اس میں سے پہلے مرحوم کی تجہیز وتکفین کے متوسط اخراجات نکالے جائیں گے ،پھر اگر مرحوم کے ذمہ کچھ قرض ہوتو وہ ادا کیا جائے ،پھر اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کسی غیر وارث کے حق میں کی ہو تو ایک بٹا تین3/1کی حد تک اس کے مطابق عمل کیا جائے اس کے بعد جو ترکہ بچے اس کو (40) حصوںمیں تقسیم کیا جائے اس میں سے مرحوم کی بیوہ کو5 حصے،مرحوم کے ہر ایک بیٹے کو14حصے،اور مرحوم کی ہر ایک بیٹی کو7 حصے دیے جائیں گے۔

8/40

بیوہ بیٹا بیٹا بیٹی

1 7

5 14 14 7

یعنی اگر ترکہ 100 روپے ہو تو اس میں سے مرحوم کی بیوہ کو (12.5)روپے،مرحوم کے ہر ایک بیٹے کو (35) روپےاور مرحوم کی ہر ایک بیٹی کو(17.5) روپے دیے جائیں گے۔

2۔ مکان کا کرایہ بھی مذکورہ بالا ترتیب پر تقسیم ہوگا۔

3۔ مذکورہ بالا مکان مرحوم (سائل کے بہنوئی)کا ترکہ ہے،اور مرحوم کے تمام ورثاء اپنے حصے کے بقدر اس کی ملکیت میں شریک ہیں،لہذا مرحوم (سائل کے بہنوئی)کی بیٹی بحیثیت وارث اپنے حصے کے بقدر اس مکان سے منتفع ہونے کی حقدار ہے،اسی لیے نہ ان کو مکان خالی کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے اورنہ ان سے کرایہ وصول کیا جاسکتا ہے۔

فتاوی شامی میں ہے:

**لأن الترکۃ فی الاصطلاح ما تركه الميت من الأموال صافيا عن تعلق حق الغير بعين من الأموال كما في شروح السراجية.**

(ج6،ص759،ط سعید ،کراچی)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفراللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

05/12/1444ھ

26 /6/2023ش



05/12/1444ھ

24 /6/2023ش